سوال

(175) ولوگ ہمیشہ سفر میں رہتے ہیں، جیسے جہاز الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جو لوگ ہمیشہ سفر میں رہتے ہیں، جیسے جہاز کے سارنگ یا خلاصی وغیرہ ان کو نماز قصر پڑھنی چاہیے یا پوری۔ ینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

لوگ ہمیشہ سفر میں رہتے ہیں، جیسے جہاز کے خلاصی وغیرہ وہ شرعاً مقیم نہیں ہیں بلکہ مسافر ہیں، کیونکہ وطن کی تین ہی قسمیں ہیں، وطن اصلی، وطن اقامت، وطن سکنی، فتح القدیر میں ہے: الاوطان[1] ثلثۃ وطن اصلی وھو مولد الانسان او موضع تاھل بہ ومن قصدہ التعلیش بہ لا الارتحال ووطن اقامۃ وھوما ینوی الاقامۃ فیہ خمسۃ عشر یوما ووطن سکنی وھوما ینوی الاقامۃ فیہ اوّل من خمسۃ عشر یوما اور مخفی نہیں کہ خلاصی وغیرہ ان تینوں اوطان سے خالی ہیں، پس بلاشبہ وہ مسافر ٹھہرے، پس احکام سفر ان پر لازم رہیں گے، و نیز احادیث وایات قرآنیہ عام ہیں۔ چنانچہ آیت واذا ضربتم فی الارض اور او کنتم علی سفر۔ میزان شعرانی میں ہے۔ ق ال[2] الائمۃ الثلاثۃ ان الملاح اذا سافر فی سفینۃ فیھا اھلہ ومالہ لہ القصر وقال احمد انہ لا یقصر وقال احمد کذلک المکاری الذی یسافر دائما وخالفہ فیہ الاومۃ الثلاثۃ ایضا فقالوا ان لہ الترخص بالقصر والفطر۔ پس ثابت ہوگیا کہ دائم السفر کو بھی قصر کرنا چاہیے، چنانچہ تاجر جو ہمیشہ تجارت کے لیے سفر میں رہتے ہیں، مصنف ابن ابی شیبہ ہے۔ ق ال[3] حدثنا وکیع عن الاعمش عن ابراہیم قال جاء رجل فقال یارسول اللہ انی رجل تاجر اختلف الی البحرین فامرہ ان یصلی رکعتین ھذا مرسل۔ واللہ اعلم۔ حررہ محمد عبدالحق ملتانی 4 ربیع الثانی 1318ھ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] وطن تین ہیں، وطن اصلی یہ انسان کی رہائش کی جگہ ہے اور وطن اقامت جہاں پندرہ دن سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو اور وطن سکنی یہ وہ جگہ ہے جہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو۔

[2] ملاح جب کشتی میں اپنے اہل وعیال سمیت سفر کرے تو تینوں اماموں کے نزدیک وہ قصر کرے، امام احمد قصر کے قائل نہیں ہیں اور کرایے پر کام کرنے والا مثلاً گاڑیوں کے ڈرائیور اور جہازوں کے ملاح وغیرہ بھی اسی حکم میں ہیں۔

[3] ایک آدمی نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ میں ایک تاجر آدمی ہوں، سمندر میں پھرتا رہتا ہوں آپ نے اس کو دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

فتاوی نذیریہ

جلد01ص556

محدث فتویٰ